مشاہدات۔566

حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ
حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الاحزاب:30)

یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

سامعین کرام! میری آج کی تقریر کا موضوع ہے ”سیرت حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ“

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ 21 جنوری 1936ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور والدہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) تھیں۔ آپ کی تین بہنیں اور تین بھائی تھے۔ آپ کی شادی 1957ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ) کے ساتھ ہوئی۔ حضورؒ آپ سے شادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مَیں نے جب ان سے شادی کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس سے پہلے استخارہ کیا اور رؤیا کی حالت میں یعنی جاگتے ہوئے نہیں بلکہ رؤیا کی حالت میں الہام ہوا اور اس کے الفاظ یہ تھے ”تیرے کام کے ساتھ اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔“ اس وقت مجھے بڑا تعجب ہوا کہ میرے کون سے کام ہیں؟ وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آئندہ خدا تعالیٰ مجھ سے کیا کام لے گا۔ لیکن اس میں یہ عجیب پیغام تھا کہ عملاً کاموں میں ان کو شرکت کی اتنی توفیق نہیں ملے گی لیکن میرے تعلق کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو میرے کاموں میں شریک فرمادے گا اور ان کو بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔“

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ اپنی شخصیت، اخلاق اور اعلیٰ کردار کے لحاظ سے ایک ممتاز احمدی خاتون تھیں۔ آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”روزمرہ کے رہن سہن کے معیار کے حساب سے بعض ذہنی اور معاشرتی اختلافات کے باوجود اپنے بلند معیار زندگی کو ترک کرتے ہوئے ایک واقفِ زندگی کے ساتھ بڑے صبر کے ساتھ وقت گزارا۔ کبھی بوجھ نہیں ڈالا نہ کسی ایسی چیز کی خواہش کی جو میں اُنہیں دے نہیں سکتا تھا۔.....ہجرت کے وقت اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑ کر دیارِ غیر جانا پڑا تو یہ تمام عرصہ نہایت صبر اور راضی برضا ہو کر گزارا۔“

(مصباح جنوری 1993ء صفحہ 4)

سامعین! 1984ء میں آپ، حضورؒ کے ساتھ ہجرت کر کے انگلینڈ تشریف لے آئیں۔ ہجرت کے بعد آپ نے نہایت مصروف زندگی گزاری اور حضورؒ کی شب وروز کی مصروفیات میں شریکِ کار رہیں۔ ابتداء میں رات گئے تک حضورؒ کے ساتھ ہزاروں خطوط کھولنے کا کام بھی کیا۔ اپنی علالت اور کمزور طبیعت کے باوجود بڑی ہمت سے حضورؒ کے ہمراہ دوروں پر جاتیں اور احمدی خواتین کے مسائل حل کرتیں اور مشورے دیتیں۔ غریب پرور تھیں، طبیعت میں بہت انکسار، سلیقہ، نفاست، اعلیٰ ذوق، نرم گفتاری اور خندہ پیشانی کے علاوہ سادگی بھی تھی۔ حضورؒ کے مقامِ خاص کا بہت احترام کرتیں اور اس بات کا بہت احساس تھا کہ حضورؒ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ آپ ایک مثالی واقفِ زندگی کی اہلیہ بھی ثابت ہوئیں۔

حضورؒ فرماتے ہیں:

’’ابتداء میں آپ کا لجنہ وغیرہ سے کوئی ایسا تعلق نہیں تھا کیونکہ تربیت اَور رنگ کی تھی۔ لیکن میرے کاموں میں بہت ہی بوجھ اٹھایا ہے کیونکہ میرے تعلقات بہت وسیع تھے اور ہر وقت مہمانوں کا آنا جانا۔ گھروں میں میٹنگز ہوتیں۔ میرا بے وقت گھر سے نکل جانا۔ صبح ایک سفر پر روانہ ہوا کہ رات کو آجاؤں گا لیکن وہاں سے آگے بنگال چلا گیا۔ کئی دفعہ دو دو ہفتے، تین تین ہفتے بعد لَوٹا لیکن کبھی بھی عدم تعاون کا اظہار نہیں کیا۔ یہ شکوہ نہیں کیا کہ آپ مجھ سے یہ کیا کرتے ہیں مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور بتاتے بھی کچھ نہیں...... مَیں نے اُنہیں کہا مَیں تو جماعتی کاموں کو اور گھر کے معاملات کو الگ الگ رکھتا ہوں اور مَیں پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر جو جماعتی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں مَیں اُن کا گھر والوں سے ذکر کروں۔ اس طرح پھر گھروں کے دخل شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح میرے کاموں پر غلط اثر پڑنے کا خطرہ ہے۔ تو اِس بات کو پھر ہمیشہ قبول کیے رکھا اور وفات کے دن تک کبھی بھی جماعتی کاموں میں دخل اندازی کی نہ کوشش کی نہ مجھ سے جستجو کی نہ مشورے دیئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اپریل 1992ء)

سامعین! آپ کا تعلق جماعتی خواتین کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا خاص طور انگلینڈ ہجرت کے بعد۔ آپ، حضورؒ کے ساتھ آسٹریلیا، فجی، سنگاپور، کینیڈا، امریکہ اور یورپ کے دوروں میں ساتھ ساتھ شامل رہیں۔ آپ میں ایک ایسی خوبی جو فطرتاً ودیعت ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ آپ میں کوئی تکلف نہیں تھا۔ اپنے آپ کو کسی معنوں میں بھی بڑا نہیں سمجھتی تھیں اور ہر ایک سے برابر پیار اور محبت سے ملا کرتی تھیں۔ خاص طور پر انگلستان کی خواتین سے تو بہت ہی تعلق تھا اور کہا کرتی تھیں کہ ان کے بہت احسانات ہیں انہوں نے بہت خیال رکھا ہے۔ آپ اپنی بیماری کے باوجود قادیان کے جلسہ میں حضورؒ کے ساتھ تشریف لے گئیں۔ اس سلسلہ میں حضورؒ بیان فرماتے ہیں:

’’قادیان جانے سے دو تین دن پہلے اچانک ان کی حالت بگڑی ہے..... بسا اوقات ہوتا تھا کہ ایلوپیتھی دوائیاں کام نہیں کرتیں تو مجھے ہومیوپیتھی دینی پڑتی تھی اور خاص طور پر درد کے دوروں میں وہ بہت زیادہ مددگار ثابت ہوئیں تو مَیں نے اُن کے سامنے یہ معاملہ رکھا کہ مَیں ٹھہر سکتا ہوں لیکن پھر قادیان کا پروگرام کینسل کرنا پڑے گا۔ ساری دنیا سے احمدی آرہے ہیں خصوصاً پاکستانی بڑی محبت اور شوق سے آرہے ہیں اور ہندوستان کے کونے کونے سے احمدی آرہے ہیں لیکن آپ کا فیصلہ ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ ٹھہریں گی یا جانا چاہیں گی؟ انہوں نے کہا! مَیں جاؤں گی۔ چنانچہ یہ جو قربانی تھی اس نے قادیان کا تاریخی جلسہ ممکن بنا دیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اپریل 1992ء)

سامعین! حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ بہت مہمان نواز خاتون تھیں اور اپنے ملازموں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وجہ سے اُن کے ملنے والے اکثر و بیشتر آیا کرتے تھے اور آپ ان کی بہت اچھے سے مہمان نوازی کرتی تھیں۔ آپ کی صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

’’اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ دوپہر کو ملازم آرام کے لیے اپنے کوارٹروں میں چلے گئے ہوتے تھے اور اُمی اور مَیں اکیلے ہی لگے ہوتے تھے۔ مَیں اُمّی کو کبھی کہتی کہ ’’آپ ملازموں کو کیوں نہیں بلواتیں؟ اکیلی ہی لگی ہوتی ہیں۔‘‘ تو کہتیں تھیں کہ ’’اُنہیں آرام کرنے دو وہ صبح سویرے سے اٹھ کر کام کر رہے ہوتے ہیں‘‘

آپ بہت غریب پرور تھیں۔ بڑی خوشی سے لوگوں کے کام آتی تھیں۔ کبھی کسی عورت نے اگر کہا کہ میرے بچے کی شادی ہے مگر میرے لیے مشکل ہے کہ لاہور کپڑے بنانے کے لیے جاؤں۔ آپ اس کی خاطر لاہور جاتیں اور کپڑے وغیرہ تیار کرواتیں۔ آپ بہت دل لگا کر دوسروں کا کام کرتیں اور جب سامان وغیرہ تیار ہو جاتا تو اچھے سے پیک کر کے بجھواتی تھیں۔ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج خاتون تھیں بعض دفعہ لوگوں کو لگتا کہ لاپرواہ ہیں لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ آپ کی بڑی صاحبزادی بی بی شوکت صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

’’مجھے یاد ہے کہ ابّا کی خلافت کا پہلا سال تھا مَیں ربوہ گئی تو اُمّی بہت تھکی ہوئی اور اداس لگ رہی تھیں۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ لوگوں کے غم سُن سُن کر تو مَیں بیمار پڑ گئی ہوں۔ کئی دفعہ راتیں جاگتے گزرتی ہیں میری۔‘‘

سامعین! حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کافی لمبا عرصہ بیمار رہیں۔ آپ اپنی بیماری کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے دُعا کے لیے کہا کرتی تھیں لیکن وہ خدا تعالیٰ سے صرف اپنے لیے ہی رحمت اور شفا نہیں مانگتی تھیں بلکہ تمام دنیا کے دکھی انسانوں کے لیے بھی دعا کروانا ان کے لئے خوشی اور اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔

آپ کی آخری بیماری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’بیماری اتنی شدید تھی اور بے چینی بھی۔ بار بار مجھ سے پوچھتی تھیں کہ بتائیں! کیا بیماری ہے۔ مَیں ٹھیک ہو جاؤں گی کہ نہیں..... لیکن اس کے بعد (یعنی میرے سمجھانے کے بعد اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کا طریقہ سکھانے کے بعد) ایسا اطمینان ہوا کہ بے چینی کا کوئی اظہار نہیں کیا۔ نہ مجھ سے پوچھنا بات کی۔ مجھے ضرورت ہی نہیں پڑی۔ تو اللہ

کے فضل سے وہ بات سمجھ کر آخری دم تک وفا کے ساتھ اس عہد پر قائم رہیں اور غیر اللہ کی طرف نہیں دیکھا۔ آخر پر یہ حالت تھی کہ بجائے اس کے کہ ہم اُن کو تسلی دیتے وہ ہمیں تسلی دیتی تھیں۔ مجھے کہا آپ بس کریں اتنا غم اور فکر نہ کریں۔ اتنا غم نہ لگائیں۔ مَیں نے جواب دیا بی بی! میں مجبور ہوں۔ مجھے تو دُور کے غم بھی تکلیف دیتے ہیں۔ کوئی کسی کونے میں بیمار ہو مَیں بے چین ہو جایا کرتا ہوں۔"

"ایک دفعہ مَیں نے کہا۔ بی بی! مَیں آپ کے لیے بہت دُعا کر رہا ہوں۔ آپ کو تصور نہیں کہ کس طرح کر رہا ہوں تو کہتی ہیں کہ صرف میرے لیے نہ کریں ساری دُنیا کے بیماروں کے لیے کریں۔ مَیں نے کہا مَیں پہلے ہی اُن کے لیے دُعا کر رہا ہوں اور کبھی ہوا ہی نہیں کہ تمہارے لیے کروں اور توجہ پھیل کر ساری دنیا میں سب بیماروں تک نہ پہنچے۔ جس جس ملک میں لوگ بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں تمہارے دُکھ کا فیض دُعاؤں کی صورت میں سب کو پہنچ رہا ہے۔ اِس پر چہرے پر بڑا ہی اطمینان آیا اور کہا ہاں ٹھیک ہے۔ اسی طرح دُعا کریں۔"

(مصباح جنوری 1993ء صفحہ 17-19)

آپ کی ایک خوبی توکل علی اللہ بھی تھی۔ آپ کی ہمشیرہ مکرمہ صبیحہ صاحبہ بیگم مرزا منور احمد صاحب لکھتی ہیں کہ

"آخری بیماری میں مجھ سے جب بھی ملاقات ہوتی کبھی مجھ سے ایسی بات نہ کی جس سے بچیوں یا حضور کے بارے میں کسی بھی فکر مندی یا پریشانی کے جذبات پائے جاتے ہوں۔ ہاں البتہ ہر دفعہ مجھے یہ ضرور کہتیں میرے لیے دعا کرتی ہو؟"

(مصباح جنوری 1993ء صفحہ 65)

یعنی انہیں اپنے خدا پر مکمل بھروسہ تھا کہ وہ ان کے خاوند اور بچوں کا نگہبان ہو گا۔

حضرت سیدہ 3، اپریل 1992ء کو لمبی بیماری کے بعد لندن میں وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ اِس وقت آپ اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے میں آسودہ خاک ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

میرے آنگن سے قضا لے گئی چن چن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے، مرے پیارے ہیں وہی

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡